اکیسویں صدی کا امریکی قرآن......تنقیدی جائزہ

محمد فیروز الدین شاہ کھگہ☆

حافظ محمد سمیع اللہ فراز☆☆

قرآنِ کریم اسلامی تشریع کا اولین سرچشمہ ہے جو ہر قسم کی تحریف وآمیزش سے پاک ہے۔ اس کے برعکس یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تورات وانجیل اپنی اصلی حیثیت کو برقرار نہ رکھتے ہوئے بے شمار تحریفات کا شکار ہوئی ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے مستشرقین نے قرآنی نص کو اپنا موضوعِ بحث بناتے ہوئے اس کو محرّف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ دراصل استشراقی فکر کا محور یہ ہے کہ جس طرح تورات وانجیل اپنی حیثیت کھو بیٹھی ہیں اور ان کے کئی ایڈیشن منظرِ عام پر آچکے ہیں، مسلمانوں کے قرآن کو بھی اسی مقام پر لا کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ آرتھر جیفری لکھتا ہے:

> "It is sometimes said that Christianity could exist without the New Testament, but Islam certainly could not exist without the Quran". (1)

یعنی ''**New Testament** کے بغیر عیسائیت اپنا وجود باقی رکھ سکتی ہے لیکن قرآن کے بغیر اسلام باقی نہیں رہ سکتا''

☆ لیکچرار علومِ اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی (FAST) لاہور

☆☆ لیکچرار علومِ اسلامیہ، ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان

قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کی عدیم المثال وابستگی اور اس دنیا پر اس کے حیرت انگیز اثرات کے مستشرقین بھی معترف ہیں۔ مارگولیتھ کے الفاظ ہیں:

> "The Koran admittedly occupies an important position among the great religious books of the world..... it yields to hardly any in the wonderful effect which it has produced on large masses of men".(2)
>
> ''یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن دنیا کی مذہبی کتب میں اہم حیثیت کی حامل کتاب ہے...... اور اس نے دنیا کے کثیر افراد میں حیران کن اثرات پیدا کیے ہیں''۔

اہلِ مغرب اس سے حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ جب تک مسلمان کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ پختہ ہے تب تک اسلامی اقدار کو منہدم کرنا مشکل تر ہے۔ چنانچہ راستے کے اس بھاری پتھر کو صاف کرنے کے لئے قرآنِ مجید پر اعتراضات کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ سینئر برطانوی وزیر گولڈسٹون نے پارلیمنٹ کے ایک اجلاس میں قرآن مجید ہاتھ میں بلند کرتے ہوئے کہا تھا کہ'' تین چیزوں کی موجودگی میں ہم اسلام اور مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے: نمازِ جمعہ، حج اور یہ کتاب۔''(۳)

کچھ عرصہ قبل امریکہ سے 'الفرقان الحق' نامی ایک کتاب شائع ہوئی جس کو' اکیسویں صدی کا قرآن' قرار دیا گیا ہے اور اس کی نشرواشاعت پوری تندہی کے ساتھ تاحال جاری ہے۔اس مقالہ کا مقصد دنیا کو مغرب اور مستشرقین کا وہ متعصّبانہ رویہ دکھانا ہے جو وہ مسلم امہ اور مسلمانوں کے بنیادی ورثہ کے ساتھ روا رکھے ہوئے ہیں۔ مقامِ افسوس ہے کہ عہدِ طالبان میں دو پتھر کے مجسموں کے ٹوٹنے پر دنیا کا حیرتناک اور شدید ردِعمل دیکھنے کو ملتا ہے لیکن مسلمانوں کے دستورِ زندگی اور تعلیمات وعقائد کے مرکز قرآن مجید کا جب مذاق اڑایا جائے تو

عالمی حقوق کی کسی تنظیم کی طرف سے کوئی مذمتی بیان جاری نہیں ہوتا۔

مغرب سے متاثر وہ افراد جو اسلام کے متعلق تعلیمات کے حصول کیلئے مستشرقین کے بظاہر سائنٹیفک مگر بباطن غیر حقیقی مواد پر مشتمل مقالات کا مطالعہ کرتے ہیں، بہت جلد شکوک وشبہات کی گھاٹیوں میں داخل ہوجاتے ہیں۔ نوجوان نسل جو پہلے ہی مادی دلکشیوں کے سبب دائرۂ مذہب سے فرار کی خواہاں ہے،اس کے لیے ایک چھوٹی سی آواز بھی راہِ راست سے بھٹکانے کے لیے کافی ہے۔ایسے حالات میں اس ضرورت کا شدید احساس ہوتا ہے کہ ہم کسی منظّم شکل میں مستشرقین اور اہل مغرب کے متعصب افراد کی آوازوں کا قوی اور مسکت جواب دیں۔

'الفرقان الحق' نامی امریکی قرآن کے مؤلف کا تعارف

'الفرقان الحق' نامی امریکی قرآن کا مصنف ڈاکٹر انیس شوروش (Anis Shorrosh) ہے جو خود کو 'الصفی'، 'المہدی' اور 'مہدی منتظر' جیسے القاب سے ملقب کرتا ہے۔
انیس شوروش کا اصل نام پہلی مرتبہ Amizon نامی انٹرنیٹ سائٹ پر دیکھا گیا۔(۴)

انیس شوروش فلسطین میں پیدا ہوا، یعنی یہ اصلاً فلسطینی عربی ہے ۔ اُردن کے میسیسپی کالج (Mississppi College) میں تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے سے قبل Orleans Baptist New Theological Seminary ادارہ میں پڑھاتا رہا اور دومرتبہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری بالترتیب Institute of Seminory Ministroy Dayton Tennessee اور International Luther Rice کی یونیورسٹیوں سے حاصل کیں۔ یہودیوں کے ساتھ مقبوضہ ارضِ مقدس میں کام کرتا رہا۔ مزید براں 1959ء تا1966ء تک یروشلم کے کنیسا میں بھی خدمات انجام دیں۔ امریکہ اور اسرائیل کے مابین

40سال تک Clergyman یعنی پادری سفارتکار کے طور پر جبکہ افریقہ، کینیا، کیپ ٹاؤن، ڈربن، جوہانسبرگ وغیرہ میں بطور عیسائی مبلّغ کام کیا۔ 1955ء میں نیوزی لینڈ سے انگلینڈ منتقل ہوااور بعدازاں پرتگال میں رہائش پذیر رہا۔(۵)

مشہور اسلامی مفکر اورسکالر احمد دیداتؒ نے اس کے ساتھ دومناظرے بھی کیے۔ پہلی مرتبہ 1980ء کولندن میں ''کیا عیسیٰ خدا ہے؟'' کےموضوع پر پانچ ہزار افراد کی موجودگی میں جبکہ دوسری مرتبہ برمنگھم میں ''قرآن وانجیل ــــ کلام اللہ کیا ہے؟'' کے عنوان پر بارہ ہزار افراد کے اجتماع میں مناظرہ ہوا۔

انیس شوروش نے مذکورہ بالا مناظروں کے بعد ایک کتاب An Islamic Revealed, Christian Arabic Views of Islam تالیف کی اور اس کتاب کے متعلق کہا کہ یہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیے کافی ہے کہ اسلام غلط عقائد پر مشتمل دہشت گردی کا دین ہے جو لوگوں کو جھگڑے، قتال اور خون بہانے کی طرف مدعو کرتا ہے کیونکہ اس کا اولین مصدر یہی قرآن ہے۔ اس لیے مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے قرآن کو'الفرقان الحق' سے بدل لیں۔(٦)۔شوروش کے الفاظ ہیں:

" قرآني أجود، كتبتُه بالعربية الجيدة وترجمت إلى اللغة الإنجليزية الجيدة ".(۷)

میرا قرآن زیادہ عمدہ ہے۔ میں نے اس کو عمدہ عربی میں لکھنے کے بعد اس کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

انیس شوروش کی اسلام اور مسلم دشمنی اس وقت کھل کر سامنے آئی جب اس نے نائن الیون کے دو دن بعد امریکی ریاست ہیوسٹن کی یونیورسٹی میں بغض وعناد سے بھر پور لیکچر دیا جس میں اس نے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر زور دیا۔ شوروش کے الفاظ میں چونکہ

دینِ اسلام دہشت گردی اور خون بہانے کا دین ہے اور اس وقت دہشت گردی کا اولین مصدر قرآن ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اس قرآن کو ختم کر دیا جائے تا کہ دہشت گردی ختم ہو سکے۔ مزید براں امریکی حکومت پر زور دیا کہ وہ مسلمانوں کو امریکہ سے نکال دے اور تمام مسلمانوں کو مشرقِ وسطیٰ کے علاقہ میں جمع کرنے کے بعد ان کو ہائیڈروجن بم سے اڑا دے۔ بعدازاں اسلام اور مسلمانوں کی ہلاکت کے لیے خصوصی سروس کا اہتمام کیا۔ شوروش کا یہ لیکچر بدکلامی اور اسلام کے خلاف گالی گلوچ سے اس قدر پُر تھا کہ یونیورسٹی کے رئیس کو اگلے روز اس سے معذرت کرنا پڑی۔(۸)

شوروش نے میڈیا کو اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کا بنیادی ذریعہ بنایا حتیٰ کہ انڈونیشیا کے مشہور ٹی وی چینلز کو خریدنے کے بعد ان کی نگرانی انڈونیشائی عیسائیوں کے سپرد کردی۔(۹)

شوروش اپنی کتاب 'الفرقان الحق' میں قارئین کی حمایت حاصل کرنے کیلئے خود کو ایک مظلوم خاندان کا فرد ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''اس کے والد اور چچازاد کی اسرائیل میں مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاکت نے اس کو 1976ء میں اردن کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔''(۱۰)

وہ مسلمانوں کو ''I scincerely love all the Muslims'' (۱۲/الف) کے الفاظ کے ساتھ جھانسہ دینے کی بھی کوشش کرتا ہے۔

'الفرقان الحق' کا سببِ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسلمانوں سے محبت اوران کے فائدے کی خاطر اس کتاب کو اپنی سابقہ کتاب کشف حقیقۃ الاسلام (حقیقتِ اسلام کا انکشاف) کے تتمہ کے طور پر شائع کر رہا ہوں۔ اسرائیلی تھنک ٹینک نے شوروش کا مقالہ

"الاسلام یستهدف امریکا فی مخطط یمتد عشرین عاما"(گذشتہ دو دہائیوں میں امریکہ اسلام کا ہدف) بھی شائع کیا ہے۔ اس مقالہ میں اپنی کتاب 'الفرقان الحق' کی اہمیت اسطرح بیان کی ہے:

> "...... تا کہ مسلمانوں کے قرآن کو ہر لحاظ سے چیلنج کیا جا سکے۔ اس کے جوہر، اسلوب، لغت اور مشتملات ومحتویات غرض ہر لحاظ سے اسلامی قرآن کے مقابل یہی کتاب ہے۔"(۱۲)

اس کے خیال میں مسلمانوں نے 2020ء تک امریکہ کی فتح کے لئے جامع منصوبہ بندی کر رکھی ہے چنانچہ اسی وجہ سے ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب مسلمانوں کا یہ منصوبہ کہ جب امریکی سکون کی نیند سو رہے تھے، اچانک 11 ستمبر کا واقعہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹاورز پر حملہ کی صورت میں رونما ہوا۔

شوروش اپنے تعارف میں مزید لکھتا ہے کہ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی سٹڈی کونسل کا ممبر بھی رہا اور 76 سے زائد ممالک کے دورے بھی کیے۔ وہ غیر مسلم حلقوں میں حقیقتِ اسلام کو منکشف کرنے کا متخصص Specialist قلمکار مانا جاتا ہے۔ شوروش کے خیال میں قرآن انسانیت کو 1400 سو برس سے چیلنج کر رہا ہے کہ کوئی انسان اس جیسی کتاب تالیف کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو زمانہ کے مناسبِ حال اور تورات وانجیل کے مابین جمع وتطبیق کرتی ہو اور ادیانِ ثلاثہ یعنی عیسائیت، یہودیت اور اسلام کی تعلیمات کی جامع تفسیر ہو لیکن 'الفرقان الحق' نے قرآن اور مسلمانوں کے اس مقولے اور چیلنج کو باطل کر دیا ہے۔ اس کے مطابق مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ پر قرآن تئیس (23) سال اترتا رہا لیکن اس نے نئے قرآن کو تیار کرنے میں سات سال سے زیادہ کا وقت نہیں لیا۔ یہ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں مرقوم ہے۔ وہ مسلمانوں کے قرآن سے 'الفرقان الحق' کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی قرآن

میں 100 سے زائد قواعدِ نحو ولغت کی غلطیوں کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کو چند مبہم اور غیر واضح نکات پر مشتمل ایک دستاویز سے زیادہ سمجھنے کو تیار نظر نہیں آتا ۔ اس کے برعکس اپنے خود ساختہ کلام کو واضح اور تفصیلی جزئیات کے ساتھ مالا مال ہونے کا دعویدار ہے۔(۱۳) آمدہ سطور میں 'الفرقان الحق' کا تعارف ، اس کی سورتوں اوران کے مرکزی مضامین پیش کرتے ہیں:

'الفرقان الحق' کا جائزہ:(۱۴)

نام : الفرقان الحق

صفحات کی تعداد : ۳۶۶

صفحہ سائز : 20 x 15 سم

سورتوں کی تعداد : مقدمہ، بسملہ اور خاتمہ کے علاوہ 77 سورتیں۔

اس متعفن تصنیف کی ہر سورت کی آیات کی تعداد ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے برابر ہے جبکہ ہر سورت کو بتکلف ٹھونس ٹھانس کر بھر دیا گیا ہے ۔ ذیل میں 'الفرقان الحق' کے مشتملات ذکر کیے جاتے ہیں:

نمبرشمار	نام سورت	تعداد آیات	مرکزی مضمون
	البسملة	۷	تثلیث
۱	الفاتحة	۷	عظمتِ فرقان
۲	المحبة	۱۰	سلامتی کی دعوت
۳	النور	۷	عظمتِ فرقان اور اس پر ایمان کی دعوت
۴	السلام	۱۵	اشاعتِ اسلام بذریعہ تلوار، مشنری تبلیغ

۵	الایمان	۸	تحریفِ انجیل کے متعلق اسلامی تصور
۶	الحق	۱۰	عظمتِ فرقان اور رسالت کا انکار
۷	التوحید	۱۴	عقیدۂ تثلیث کی دعوت
۸	المسیح	۲۷	انجیل کی صحت
۹	الصلب	۱۷	صلبِ مسیح کا اثبات
۱۰	الروح	۷	مسلمانوں کے نظریۂ شہادت و جنت کا تمسخر
۱۱	الفرقان الحق	۲۷	عظمتِ فرقان وانجیل
۱۲	الثالوث	۳۱	تثلیث، اسماءِ حسنٰی کا انکار
۱۳	الموعظة	۷	ترکِ جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی کردارکشی
۱۴	الحواریون	۱۴	عیسائیت کی تبلیغ اور آپ ؐ کی کردارکشی
۱۵	الاعجاز	۱۳	آپ ؐ کی کردارکشی
۱۶	القدر	۱۱	عظمتِ فرقان اور 'لا نبی بعد عیسیٰ' کا اثبات
۱۷	المارقین	۱۵	مسلمانوں کی کردارکشی
۱۸	الاضحی	۱۰	عیسائیت کی تبلیغ اور اسلامی فلسفۂ قربانی کا تمسخر
۱۹	الاساطیر	۶	آپ ؐ اور مسلمانوں کا تمسخر
۲۰	الجنة	۱۵	جنت کا تمسخر
۲۱	المحرضین	۱۶	رسول اللہ ﷺ کا تمسخر
۲۲	البهتان	۱۲	انجیل پر ایمان کی دعوت اور صحابہ ؓ کا تمسخر
۲۳	الیُسر	۷	دین اسلام کا تمسخر
۲۴	الفقراء	۸	مسلمانوں پر سب وشتم
۲۵	الوحی	۱۸	عظمتِ فرقان اور مسلمانوں پر سب وشتم
۲۶	المومنین	۷	نصرانیت اور فرقان کی عظمت

۲۷	التوبة	۷	انجیل وفرقان پر ایمان
۲۸	الصلاح	۱	ولاء اور براء کی نفی اورترکِ جہاد کی ترغیب
۲۹	الطُهر	۱۳	تعددِ ازدواج، طلاق
۳۰	الغرانیق	۱۵	عورت کے متعلق شبہات
۳۱	العطاء	۱۴	قصاص وجہاد......اشاعتِ اسلام بذریعۂ تلوار
۳۲	النساء	۱۶	اسلام میں عورت کے استحصال کا ثبوت
۳۳	الزواج	۷	تعددِ ازدواج کا جُرم اورطلاق
۳۴	الطلاق	۱۲	طلاق اور رسول اللہ ﷺ کا تمسخر
۳۵	الزنا	۱۳	تعددِ زوجات
۳۶	المائدة	۵	عیسائیت کی تبلیغ
۳۷	المعجزات	۸	معجزات کے ذریعے فرقان کی تائید
۳۸	المنافقین	۱۷	اللہ عزوجل کا تمسخر
۳۹	القتل	۱۵	اشاعتِ اسلام بذریعہ تلوار
۴۰	الجزیة	۱۴	قتال کی حرمت......جزیہ
۴۱	الافک	۱۸	عیسائیت کی تبلیغ......اشاعتِ اسلام بذریعہ تلوار
۴۲	الضالین	۹	تثلیث...... جنت وشہداء کا تمسخر
۴۳	الاخاء	۱۵	تعلیماتِ اسلامی کا تمسخر......انجیل پر ایمان کی دعوت
۴۴	المهتدین	۸	اسلام اور اہلِ اسلام کا تمسخر......قصاص......تنصیر
۴۵	الطوبیٰ	۱۴	عیسائیت کی تبلیغ
۴۶	الاولیاء	۱۲	مفہومِ شہادت کا تمسخر......عظمتِ فرقان
۴۷	اقراء	۱۴	اسماءِ حسنیٰ کا انکار

۴۸	الکافرین	۱۲	عیسائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تحقیر
۴۹	الخاتم	۱۴	مسلمانوں کی کردار کشی......عظمتِ فرقان
۵۰	الاصرار	۱۱	اسلام اور جنت کا تمسخر
۵۱	التنزیل	۸	فرقان اورانجیل کی عظمت
۵۲	الصیام	۹	اسلام میں عبادات کا تصور اور ان کا تمسخر
۵۳	الکنز	۶	انجیل پر ایمان کی دعوت
۵۴	الانبیاء	۱۸	رسولؐ پر سب وشتم......لا نبی بعد عیسیٰ
۵۵	الماکرین	۱۸	رسولؐ اور مسلمانوں کی تحقیر
۵۶	الاممین	۱۲	رسولؐ اور اصحابِ رسول کی تحقیر
۵۷	المفترین	۷	رسولؐ، اسلام اور اہلِ اسلام کی تحقیر
۵۸	الصلاة	۱۰	نماز اور نمازیوں کا تمسخر
۵۹	الملوک	۸	تصورِ الٰہ کا تمسخر......اشاعتِ اسلام بذریعہ تلوار
۶۰	الطاغوت	۱۲	رسولؐ اور اسلام کا تمسخر......قصاص
۶۱	النسخ	۱۴	نسخ فی القرآن......قرآن غیر معجز ہے۔
۶۲	الرعاة	۶	اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر
۶۳	الشهادة	۷	رسولؐ کی تحقیر
۶۴	الھدیٰ	۱۱	رسولؐ اور مسلمانوں کا تمسخر
۶۵	الانجیل	۶	عظمتِ انجیل......مسلمانوں کی تحقیر
۶۶	المشرکین	۳۰	رسولؐ کی نافرمانی واجب ہے۔
۶۷	الحکم	۱۴	عظمتِ انجیل......قصاص
۶۸	الوعید	۷	رسولؐ اور مسلمانوں کی تحقیر
۶۹	الکبائر	۱۵	اسلامی تصورِ جنت کی تحقیر

۷۰	التحريف	۸	عظمتِ انجیل وفرقان
۷۱	العاملين	۱۳	اسلام سے بیزاری کی دعوت
۷۲	الالاء	۱۰	تعلیماتِ اسلامی کی تحقیر
۷۳	المحاجة	۸	مشنری تعلیم
۷۴	الميزان	۱۳	اسلام کی تحقیر......تعددِ ازدواج......طلاق
۷۵	القبس	۸	مشنری تعلیم
۷۶	الاسماء	۲۵	اسماءِ حسنٰی کا انکار
۷۷	الشهيد	۸	مولفِ قرآن کو قتل کرنے کی مسلمانوں کی سازش

مقامِ اشاعت:

'الفرقان الحق' کا جزء اول اسی سال American Center of Divine Love کی وساطت سے امریکہ میں دو جگہوں سے چھپا ہے:

1......اومیگا ۲۰۰۱ (Omega 2001)

2...... پریس وائن (Press Wine)۔(۱۵)

کتاب کی قیمت:

جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کے ہفت روزہ مجلّہ ''الفرقان'' میں نسخہ کی قیمت 3امریکی ڈالر مذکور ہے جبکہ مذکورہ کتاب امریکہ، اسرائیل، لندن اور دیگر یورپی ممالک میں بڑی تیزی سے فروخت کی جا رہی ہے۔ 'الفرقان الحق' کے انٹرنیٹ ایڈیشن کی قیمت49.19امریکی ڈالر مذکور ہے۔(۱۶)

تقسیمِ کتاب کے مراکز:

'الفرقان الحق' کے ناشرین و متعلقین کی یہ کوشش ہے کہ اس کتاب کو ہر مسلمان کے

گھر بلکہ اس کے دل و دماغ تک پہنچایا جائے اگرچہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ مخلص مسلم سکالرز اور دانشوروں کی موجودگی میں یہ کام ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے، تاہم انہوں نے اس کتاب کی تقسیم کا آغاز مندرجہ ذیل جگہوں سے کیا ہے:

☆ امریکہ کے بڑے بڑے کتب خانوں پر۔

☆ ۲۰ویں صدی کے مسیلمہ سلمان رشدی کی خصوصی توجہ سے لندن میں یہ کتاب بڑے پیمانے پر دستیاب ہے۔

☆ کویتی مجلّہ 'الفرقان' کے مطابق اس کتاب کو خصوصاً کویت کے عجمی اداروں میں مفت تقسیم کیا جا رہا ہے تاکہ مشنری مقاصد کی تکمیل ہو سکے اور آنے والی نسلوں میں اسلامی تشخص کی ایک مسخ شدہ شکل پیش کی جا سکے تاکہ وہ دینِ حنیف سے روگرداں ہوں۔ اس کتاب کا براہِ راست ٹارگٹ نوجوان طبقہ ہے، جو امتِ مسلمہ کا قیمتی سرمایہ اور مستقبل کے قائدین ہیں۔ بدقسمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بعض نوجوان اور اسکالرز اجماعِ امت کے خلاف جب باتیں کرتے ہیں تو وہ نہ صرف اجتماعی ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں بلکہ اس سے امت کی وحدت کو بھی خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ اس کتاب کی تقسیم کا دوسرا بڑا مقام ارضِ فلسطین ہے جہاں اسرائیل کے راستے کئی نسخے پہنچائے گئے ہیں جن کو فلسطینی تعلیمی اداروں میں رائج کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ فلسطین کو اس کے لیے کیوں منتخب کیا گیا؟ اس سوال کا جواب حاصل کرنا اس وقت آسان تر ہو جاتا ہے جب بنظر غائر یہ دیکھا جائے کہ اس امریکی کوشش میں اسرائیلی اہداف کو کس طرح تقویت دی گئی ہے(۱۷)۔

☆ امریکی فرقان کے ایک نمائندے کی تقریر میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا کہ 17/04/2004 تک پیرس، لندن، واشنگٹن اور دیگر کئی بڑے شہروں میں اسلامی

وعربی سفارتکاروں کو اس کی تقسیم مکمل کی جا چکی ہے۔20اپریل 2004ء کو BBC نے اس کا نسخہ وصول کیا۔ اسی طرح فلسطین سے شائع ہونے والے عربی، انگریزی اور عبرانی زبان کے مجلّات کے دفاتر میں 15 مئی 2004ء کواس کے نسخے پہنچادیے گئے۔ 17 مئی 2004ء کولندن سے شائع ہونے والے عربی مجلّات کے دفاتر کی طرف اس کو ارسال کیا گیا (۱۸)۔

مزید براں مذکورہ کتاب www amazon.com کے علاوہ کئی دوسرے انٹرنیٹ لنکس پر دستیاب ہے۔ ہمارے لیے مقامِ افسوس بایں طور ہے کہ مسلم مفکرین واسکالرز کو اس بات کی خبر تک نہیں کہ اس فحش کتاب کو کس تیزی کے ساتھ نہ صرف غیر مسلم بلکہ مسلم علاقوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔

امریکی قرآن کی تقسیم اوراسے ہر دلعزیز بنانے کیلئے امریکی وصیہونی کوششیں

امریکہ سے شائع ہونے والے مشہور ومعروف جریدہ ''صوت العربیۃ'' کے چیف ایڈیٹر ولید رباح اپنے ساتھ پیش آنے والے حالیہ واقعہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ''......کچھ روز قبل ایک امریکی شخص نے ٹیلی فون پر مجھ سے رابطہ کیا جو کہ اہل ٹیکساس کے لہجہ میں عربی زبان بول رہا تھا۔ کہنے لگا کہ میرا نام قسیس الیاہو ہے اور میں آپ سے جتنی جلدی ممکن ہو ملنے کا خواہشمند ہوں۔ اس نے مزید کہا کہ میرے پاس آپ کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کب اور کہاں ملاقات ممکن ہے؟ اس نے کہا میں ''صوت العربیۃ'' کے دفتر میں پہنچ جاتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس ہمارے دفتر کا ایڈریس ہے؟ تو اس نے زور دے کر کہا کہ جناب اس کا ایڈریس تو میرے دل ودماغ پر کندہ ہے۔

میں نے کہا کہ پلیز ضرور تشریف لائیے۔ میں فوراً دفتر پہنچا تو چند ہی منٹوں بعد طویل قدوقامت اور گہرے رنگ کے بالوں والا آدمی جس کے ہاتھ میں قیمتی قسم کا بیگ تھا، بھی آن پہنچا۔ اس نے پر تکلف انداز میں زبان کو بل دیتے ہوئے کہا ''شلام العلیکم'' میں نے وعلیکم السلام کہنے کے بعد اس کو بیٹھنے کیلئے کہا۔اس نے کہا کہ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اور اپنا بیگ کھولتے ہوئے ایک چمکدار لفافے میں لپٹی کوئی چیز نکالی اور کہا کہ سر یہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے۔ میں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اس میں کہیں انتھراکس تو نہیں کیونکہ آپ لوگوں سے بعید نہیں۔ اس نے کہا نہیں جناب بلکہ اس میں ایک نئی زندگی ہے جو میں آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے یہ کتاب میرے حوالے کی جس پر عربی میں 'الفرقان الحق' لکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو ایک طرف رکھا اور اس کے ساتھ معاشیات، سیاست اور حالاتِ حاضرہ پر تقریباً آدھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ اس کی تشہیر کے لیے ہمیں کیا دیں گے؟ اس کے دوبارہ استفسار پر میں نے کہا کہ اس کی تشہیر کے لیے آپ ہمیں کیا دیں گے؟ اس نے کہا کہ ایک تو کم ہوگا دو ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ اِس ایک اور دو سے آپ کی کیا مراد ہے؟ اس نے کہا ایک یا دوملین ڈالرلیکن شرط یہ ہے کہ ''صوت العربیۃ'' کے ہر قاری کے گھر میں یہ کتاب پہنچنی چاہئے اور یہ بھی کہ یہ کم از کم دس بار شائع ہو''۔(۱۹)

''صوت العربیۃ'' کے مدیر اعلیٰ مزید کہتے ہیں:

'' وہ آدمی چلا گیا میں نے اس کتاب کو کھولا تو عربی اور انگریزی میں

ایک ساتھ لکھی ہوئی اس کتاب کا مقدمہ پڑھنا شروع کیا جس میں لکھا ہوا تھا:

إلى الأمة العربية خاصة وإلى العالم الإسلامى عامة سلام عليكم ورحمة من الله القادر على كل شئى... يوجد فيأعماق النفس البشرية أشواق للإيمان الخالص والسلام الداخلي والحرية الروحية والحياة الأبدية... وإننا نثق بالإله الواحد الأوحد بأن القراء والمستمعين سيجدون الطريق لتلك الأشواق من خلال الفرقان الحق...

یعنی خصوصاً امت عربیہ کے لئے اور عالمِ اسلام کے لئے عموماً۔ اللہ قادر مطلق کی طرف سے تم پر سلامتی ورحمت ہو۔ نفسِ انسانی کی گہرائیوں میں ایمانِ خالص اور سلامتی ، روحانی آزادی اور ابدی زندگی موجود ہوتی ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ الٰہ الواحد الاوحد کے فضل سے قارئین وسامعین ایمان وسلامتی کے یہ راستے الفرقان الحق کے ذریعے پائیں گے...... خالقِ انسانیت نے یہ روشن ستارے اس صفی ومہدی (شوروش) کی طرف وحی کیے ہیں"۔

پھر ولید رباح نے جب پہلا صفحہ پلٹا تو اس پر سورۂ بسملہ تھی:

"باسم الآب الكلمة الروح الإله الواحد الأوحد. مثلث التوحيد موحد التثليث ما تعدد. فهو أب لم يلد. كلمة لم يولد. روح لم يفرد. خلاق لم يخلق. فسبحان مالك الملك والقوة والمجد. من أزل الأزل إلى أبد الأبد".

ولید بن رباح کہتے ہیں کہ میں نے امریکی قرآن کی سورۂ فاتحہ دیکھی اور

کتاب بند کرتے ہوئے دل میں سوچا کہ یہ کونسا مہدی ہے جس کو عربی زبان کے اصول وابجد کا ہی علم نہیں تو میں اس کے لطیفہ پر کیوں نہیں ہنس سکتا۔ میں نے فوراً قرآنِ مجید فرقانِ حمید کھولا اور سورۂ فاتحہ کو پوری دلجمعی سے پڑھا تو زندہ ومردہ کا فرق واضح ہوگیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرا خیال اچانک مسیلمہ کذاب کی طرف چلا گیا کہ وہ کذاب ہونے کے باوجود اس فرقان امریکی سے بدرجہا بہتر عربی زبان سے واقف تھا لیکن پھر بھی اس قابل نہ تھا کہ قرآن کا مقابل تیار کر سکے۔

اس امریکی اقدام کے پس پردہ عزائم کا اندازہ ، شوروش کے،حسبِ ذیل اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے جس کو القرآن الامریکی: **اضحوكة القرن الحادى والعشرين** کے مصنف سید عبدہ عبدالرزاق نے نقل کیا ہے کہ

> "The purpose of The True Furqan is a tool of evangelism, because so far we have not found a breakthrough way to reach the Muslim world for Christ," Al-Mahdy said: "We have tried medicine, schools, books, movies and many other methods."(20)

> ''المہدی نے کہا کہ الفرقان الحق کا مقصد انجیل کی تبلیغ واشاعت کے لیے اسے بطور ذریعہ اختیار کرنا ہے، کیونکہ اب تک ہمیں مسیح کی خاطر مسلم دنیا تک رسائی حاصل کرنے میں کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ہم دواؤں، سکولوں، کتابوں اور فلموں سمیت کئی دوسرے طریقے بھی اختیار کر کے دیکھ چکے ہیں۔''

'الفرقان الحق' کا تجزیاتی مطالعہ

☆ ......تاریخِ اسلامی سے عدمِ واقفیت: موصوف نے اپنے انگریزی مقدمہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ 'الفرقان الحق' وہ پہلی کتاب ہے جس نے اسلامی قرآن کے چیلنج کا مسکت جواب دیا ہے اور اس سے پہلے تاریخ کے کسی دور میں اسلامی قرآن کے مقابل کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ لکھتا ہے:

"1400 years ago, the Quran challenged the world to produce a book like itself. Now for the first time in history, The True Furqan presents the gospel message in a unique style".(21)

''چودہ صدیاں قبل قرآن نے دنیا کو اس جیسی کتاب پیش کرنے کا جو چیلنج کیا تھا، (اس کے مقابلہ میں) اب تاریخ میں پہلی مرتبہ الفرقان الحق ایک نئے انداز میں پیغمبرانہ پیغام پیش کرتا ہے''۔

شوروش مزید کہتا ہے:

"The True Furqan will be a breakthrough to Muslims not only because it answers the Qur'an's challenge, but because it also questions many of the Qur'an's teachings, as well as presenting the gospel message, all in the language Muslims revere -- powerful, perfect, classical Arabic".(22)

''الفرقان الحق، مسلمانوں کو نہ صرف قرآنی دعویٰ کا جواب دے گا بلکہ یہ قرآنی تعلیمات پر اعتراضات کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی مضبوط، مکمل اور روایتی عربی زبان میں پیغمبرانہ پیغام بھی پیش کرتا ہے''۔

شوروش کے مذکورہ بالا دعویٰ کے مطابق یہ وہ پہلی کتاب ہے جو قرآنی اسلوب کے

مقابل تالیف کی گئی ہے اور یہی وہ فرقان ہے جس نے چودہ سو سال کے بعد پہلی مرتبہ قرآنی چیلنج کو قبول کیا ہے۔ درحقیقت اس کا یہ گمان مطلق جہالت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ معاندینِ اسلام نے سینکڑوں بار شوروش سے بڑھ کر قرآن کے مدمقابل کتابیں اور آیات افتراء کرنے کی کوشش کی ہے۔تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسیلمہ،حمام وغیرہ جیسے کذابین ومدعیانِ نبوت نے ﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ......الخ﴾ کے وزن پر آیات گھڑی تھیں۔ ابن اثیر نے اپنی کتاب ''اسد الغابۃ'' میں بھی ایسی عبارات ذکر کی ہیں جو قرآن کے مقابلہ میں بنائی گئیں اور اس پر تنقیدی کلام بھی کیا ہے۔(۲۳)

☆......آیاتِ قرآنیہ کا سرقہ :مزید براں امریکی قرآن میں جہاں فاتحہ،القدر،المومنین،التوبۃ،النساء، الطلاق، المائدۃ، المنافقین، الکافرین اورالانبیاء جیسی سورتوں کے نام چوری کیے گئے ہیں وہیں بعینہ ایک دو حرف کی تحریف کے ساتھ قرآنی آیات کو بھی نقل کیا گیا ہے جو اس بات پر دال ہے کہ شاید 'الفرقان الحق'، قرآنی کلمات،عبارات، تراکیب، ہیئت، فواصل اورآیات کے توازن وہم آہنگی سے مدد لیے بغیر کبھی معرضِ وجود میں نہ آ سکتا۔ اس ضمن میں چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

پہلی مثال ......

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَايَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيْد(۲۴)

اس کے مقابلہ میں شوروش کی افترا کردہ آیت حسب ذیل ہے:

مثل الذین کفرو و کذبو بالانجیل الحق اعمالهم کرماد اشتدت

به الريح في يوم عاصف لا يقدرون مما كسبوا على شئ ذلك هو الضلال الاكيد .(۲۵)

دوسری مثال......

هَا اَنْتُمْ اُولَاءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ كُلِّه وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِO اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌO(۲٦)

اس کے مقابلہ میں شوروش رقمطراز ہے:

"يا ايها الذين آمنوا من عبادنا ها انتم اولاءِ تحبون الذين يعادونكم، وهم لا يحبونكم، واذا لقوكم قالوا: آمنا بما آمنتم واذا خلوا عضوا عليكم الانامل من الغيظ، وان تمسسكم حسنة تسوء هم وان تصبكم سيئة يفرحوا بها، وان تصبروا وتتقوا لا يضركم كيدهم شيئا، ولا يضرون الا انفسهم وما يشعرون".(۲۷)

☆ ......اسلام اور عیسائیت کے مابین محاربہ کی صیہونی کوشش: انیس شوروش کے دیگر مقاصد کے ساتھ ساتھ یہ مقصد بھی پوشیدہ نہیں کہ 'الفرقان الحق' دراصل اسلام اور عیسائیت کے مابین بُعد پیدا کرنے کی کوشش ہے کیونکہ یہودی ہونے کے باوجود اس نے اس کتاب میں عیسائی تعلیمات کو استعمال کرتے ہوئے اسلام کے ساتھ نفرت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن منصف مزاج عیسائی دانشوروں نے شوروش کی اس کوشش کو کسی قسم کی قبولیت دینے سے

انکار کر دیا ہے۔ سید عبدہ عبدالرزاق لکھتے ہیں:

"......على شبكة الانترنت يقف على الكثير من أقوال النصارى المنصفين الذي يعلمون أن هذا الكتاب لا يمت للسماء بصلة تقول اهداهن ﴿ أنا برائي أن الشئى أو الكتاب المسمى الفرقان الحق ما هو إلا كذب وتحريف وهجوم على الإسلام مع إنني مسيحية...... وأظن أن الإسلام قد حفظ كتابه القرآن وسيحفظه......".(٢٨)

کتاب مذکور میں موجود تناقضات:

☆ شوروش کی اس کتاب میں جا بجا تناقضات ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافاً كَثِيْراً (٢٩)

چونکہ یہودیوں کے نزدیک بنی اسرائیل کے بعد کسی نبی یا رسول کا آنا ممکن نہیں جیسا کہ شوروش 'الفرقان الحق' کی سورۃ انبیاء میں کہتا ہے:

" ما بشرنا بنى اسرائيل برسول يأتى من بعد كلمتنا وما عساه أن يقول بعد إن قلنا كلمة الحق وأنزلنا سنة الكمال......"(٣٠)

تو اس دعویٰ کے پیش نظر وہ دراصل عیسائیت کی بھی تنکیر کر رہا ہے جبکہ دوسری طرف وہ اپنی کتاب میں 'یشوع'، 'الاناشید لسلیمان'، 'انجیل متی'، 'انجیل مرقس'، 'رؤیا القدیس یوحنا' جیسے الفاظ بھی استعمال کرتا ہے۔

☆ شوروش کا بنایا ہوا قرآن عربی زبان میں ہے اور یہ اصول ہے کہ "ما من نبی ارسل الا بلسان قومہ"۔ تو یہ 'الفرقان الحق' کس طرح عربی زبان میں نازل ہوگیا؟ کیونکہ یہودی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا

کو(نعوذ باللہ) غلام اور باندی کہتے ہیں۔ بایں وجہ اس نسل سے نبوت نہیں چل سکتی۔(۳۱) کیونکہ بنی اسرائیل حضرت یعقوب جبکہ اہلِ عرب حضرت اسماعیل علیہما السلام کی اولاد ہیں تو 'الفرقان الحق' کس طرح اہلِ عرب کے لیے نازل ہوسکتا ہے؟

☆ امریکی قرآن کی سورۃ الکبائر کی آیت 9 کے الفاظ ہیں کہ ''مومنین منافقین''۔ ایک انسان مومن ہونے کے ساتھ کسی طرح منافق ہوسکتا ہے؟

☆ جیسا کہ ظاہر ہے کہ شوروش نے بہت سی قرآنی آیات کا سرقہ کیا ہے ۔ اس کے بقول مسلمانوں کا قرآن (نعوذ باللہ) باطل ہے تو اس نے کیوں اس ' باطل قرآن' کی آیات کا سرقہ کیا؟ جیسا کہ وہ کہتا ہے ''**ومن یبتغ غیر الانجیل والفرقان کتاب فلن یقبل منه** ''اس کے علاوہ بھی سینکڑوں تضادات 'الفرقان الحق' میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

امریکی قرآن کے بارے میں عالمِ اسلام کا موقف

تمام اسلامی ممالک میں بالعموم اور مصر وسعودی عرب میں بالخصوص اس کریہہ اقدام پر سخت موقف کا اظہار کیا گیا ہے ماسوائے وطنِ عزیز پاکستان کے کہ جہاں تادمِ تحریر کسی پلیٹ فارم سے کسی قسم کا کوئی ٹھوس موقف یا مذمت سننے یا دیکھنے میں نہیں آئی۔ ذیل میں بطورِ نمونہ مصر، سعودی عرب اور فلسطین کے علماء کی طرف سے مذمتی بیانات ذکر کیے جاتے ہیں:

جامعہ ازہر مصر کا موقف

جغرافیائی حدود کے اعتبار سے مصر اسلامی دنیا کے علمی میدان میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ اس کے مختلف جرائد ورسائل میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ امریکہ نے اسرائیلی تعاون کے ساتھ مصر سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس کتاب کی نشرواشاعت کا انتظام کرے۔(۳۲) اس کے ردعمل میں جامعہ ازہر کے رئیس ڈاکٹر سید طنطاوی نے شرعی طور پر

اس جھوٹے نسخے کی اشاعت کو حرام اور کفر قرار دیا۔ ان کے الفاظ ہیں:

"يجب الرد على ذلک وتنبيه على أن هذا المولف لا أساس له من الصحة وتجب مصادرته...... ان حكم من يوزع قرآنا من ورا خاصة إذا كان يعلم حقيقته ويتعمد توزيعه ويقصد رد الناس عن الحق واستدراجهم إلى الباطل، فعمله هذا عندئذٍ والعياذ بالله هو خروج عن الإسلام بل هو الكفر بعينه، ومن يفعل بذلک يكون محارباً للإسلام". (۴۳)

مجمع البحوث الاسلامی کی ایک قرارداد کے مطابق انیس شوروش کا انتقامی فعل قرار دیا گیا جو اس نے احمد دیدات مرحوم سے مناظرہ میں شکست کے نتیجہ میں انجام دیا ہے اور یہ کہ شوروش اسلام کی تحقیر کرنے پر مستوجب سزا قرار دیا۔(۴۴)

سعودی علماء کا موقف

سعودی عرب میں رابطہ عالمِ اسلامی مکۃ المکرمۃ کی مجلسِ تاسیس نے دینِ حنیف اور قرآنِ کریم کے متعلق اس فعلِ شنیع کی سخت مذمت کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ حالیہ امریکہ قرآن درحقیقت مسلمانوں کی اسلامی ثقافت اور قرآن کے ساتھ گہری وابستگی کی وجہ سے ان کو برانگیختہ کرنے کیلئے بنایا گیا ہے اور اس کے ذریعے رسالتِ محمدیہؐ اور آپؐ کی دعوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے جیسے خطرناک عزائم مقصود ہیں۔ چنانچہ مسلم حکومتیں اس کی اشاعت رکوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

رابطہ عالمِ اسلامی نے دیگر اسلامی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ مشترکہ طور پر قرآن کے دفاع میں اپنی کوششیں صرف کریں اور اسلام دشمن مقاصد کو منظر عام پر لاتے ہوئے

مسلمانوں کو اسلام اور قرآن کا دفاع کرنے کیلئے ایک پلیٹ فارم مہیا کریں۔(۳۵)

فلسطینی علماء کا موقف

فلسطین کے مشہور عالم الشیخ عکرمہ نے 'الفرقان الحق' پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"لو کنا نحن المسلمين قد انتقدنا أي دين سماوي لقامت الدنيا ولم تقعد"

یعنی اگر ہم مسلمان یہودیت یا عیسائیت پر تنقید کرتے تو ساری دنیا کھڑی ہوجاتی اور چین سے نہ بیٹھتی باوجودیکہ مسلمانوں کا یہ موقف ہے کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی نبی کا تمسخر اڑائے یا اس پر تنقید کرے اور مسلمان حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام کو نبی مانتے ہوئے ان کو لائق صد احترام سمجھتے ہیں حالانکہ وہ یہودیوں کے بادشاہ ہیں۔(۳۶)

فلسطینی تنظیم 'حرکتِ اسلامی' کے نائب رئیس کمال خطیب نے اس کوشش کو اسلام پر ایک حملہ اور دینی شعار کے خلاف سازش قرار دیا۔(۳۷)

مسلم سکالر شیخ ابو اسحٰق الحوینی نے اس مضحکہ خیز کتاب (الفرقان الحق) کے متعلق شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے قاہرہ کی جامع مسجد میں اس پر تنبیہ وتردید کو واجب قرار دیا:

...... وأخطر ما في هذه الحرف أن جماهير المسلمين غافلة عن هذا المخطط...... وهذا يقضي أن يكون عندنا جيش جرار من المحققين وعلماء الحديث الذين يعرفون المصادر الأصلية، فإن لم نفعل ذلك فهذا هو الضياع بعينه......"(۳۸)

"یعنی میں یہ خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی اکثریت اس سازش سے غافل ہے......اس کا تقاضہ ہے کہ ہمارے پاس بنیادی مصادرِ اسلامیہ

سے واقف محققین علماء اور علماءِ حدیث کی ایک بڑی جماعت موجود ہو۔
اگر ہم نے اس کے لیے کوشش نہ کی تو ہم سراسر نقصان میں رہیں گے"۔

سید عبدہ عبدالرزاق نے اس کتاب پر اسلامی حلقوں کی طرف سے جس کثرت سے ردِعمل آنے کی ضرورت تھی اس کے نہ آنے پر دکھ کا اظہار کیا:

"إن رد الفعل الإسلامی علی ھذا الفرقان أقل بکثیر مما یجب، وھناک الکثیر من الدول الإسلامیة یوضع حولھا علامات استفھام کبیرة، فالکتاب یوزع في أراضیھا، ولنا أن نسال ھؤلاء: ھل سیخیکم الصمت علیکم وکتاب الکفر یوزع بأراضیکم؟"(۳۹)

کہ الفرقان الحق پر اسلامی دنیا کا ردعمل توقع و ذمہ داری سے بہت کم رہا ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے اسلامی ممالک نے اپنے گرد بہت بڑا سوالیہ نشان پیدا کردیا ہے۔ کیونکہ مذکورہ کتاب ان کی سرزمین پر تقسیم کی جارہی ہے۔ ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا تمہاری خاموشی روا ہے حالانکہ یہ گمراہ کن کتاب تمہاری سرزمین پر تقسیم ہو رہی ہے۔

غیر مسلم ممالک میں بھی مختلف اسلامی آرگنائزیشنز نے اس پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے ۔ برطانیہ میں مسلم تنظیموں نے برطانوی حکومت کو کثیر تعداد میں خطوط ارسال کیے ہیں جن میں ایسی ویب سائٹس کو بلاک کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔(۴۰)

امریکی کی مسلم تنظیموں نے بھی شدید مذمت کا اظہار کرتے ہوئے اس کو دین اسلام کے خلاف متعصّبانہ اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی ہے۔ امریکی حکومت کو ایک وضاحتی بیان میں کہا گیا ہے کہ جب طالبان گورنمنٹ نے ایک مجسمے کو

گرایا تھا تو ساری دنیا سے اس کی مذمت شروع ہوگئی لیکن جب امریکہ میں بیٹھا کوئی شخص مسلمانوں کے تشریعی مصدر اور انسانیت کے دستور قرآن مجید کو مسخ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دانشوروں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔(۴۱)

شاید کچھ اہل علم یہ موقف بھی رکھتے ہوں کہ قرآن اور اسلام کے خلاف شائع ہونے والے مغربی لٹریچر کو قابلِ غور سمجھنا یا اسے کچھ وقعت دینا بھی اس کی اشاعت کا سبب ہے، لیکن اس موقف کو کس اعتبار سے قریب از حکمت سمجھ لیا جائے کہ قرآن دشمن مغربی لٹریچر اور اس کے اثراتِ فاسدہ پر ہم خاموشی اختیار کیے رکھیں۔

قرآن کا طالبعلم ہونے کی حیثیت سے ہمارا موقف ہے، اور یقیناً ہم اس میں حق بجانب ہیں، کہ اسلام اور قرآن کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو بازگشت بننے سے قبل ہی دبا دینا مسلمانوں کی عموماً اور اہلِ علم کی خصوصاً ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ایسا لٹریچر یقیناً پختہ مسلمان پر تو شاید اثرانداز نہ ہوسکے لیکن نومسلم اور مستقبل قریب میں اسلام قبول کرنے والے وہ لوگ جو دینِ اسلام کے مطالعہ میں مصروف ہیں، اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے جو کسی طور پر بھی اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نہیں۔

☆......☆......☆

حواشی

۱ دیکھئے: Arthur Jeffery: The Quran as Scripture. Russel & Moore Company. N.Y. 1952

۲ دیکھئے: (G.Margoliouth, Introduction to J.M.Rodwell's The Koran. New Yark. Everyman's Library. 1977. p vii

۳ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری: قرآن مجید ایک مسلسل معجزہ۔ ص۷، اورینٹل کالج میگزین ،جلد۷۶۔۲۰۰۱ء

۴ دیکھئے:

http://www.alminbar.net/alkhutab/khutbaa.asp?media

۵ دیکھئے: http://saaid.net/Doat/ahdat/54.htm

۶ السید عبدہ عبدالرزاق ابو عبدالرحمٰن: القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ص۵۵، رقم الایداع بدارالکتب 2004/21547 مصر

۷ دیکھئے:

http://www.messiahsgifts4u.com/truefurqan.html

۸ دیکھئے: Monthly GATRA, No. 1125, May 2002

۹ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ص ۵۶ و۵۷

۱۰ دیکھئے: http://www.saaid.net/Doat/ahdal/54.htm

۱۱ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ ص ۵۷

۱۲ ایضاً

۱۲ ایضاً

۱۳ نفس المصدر، ص ۵۸

۱۴ نفس المصدر، ص ۵۹

۱۵ دیکھئے: http://www.alarabonline.org/index.asp?fname

۱۶

دیکھئے: http://www.amazon.com/exec/obidos/tg/detail/-/15792 11755/qid=1096805827/sr=1-1/ref=sr_1_1/002-444680 4-6629664?v=glance&s=book

۱۷ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ ص ۶۴

۱۸ دیکھئے:

http://www.muslimuzbekistan.com /eng/ennews/2005/05/ennews01052005a1.html

۱۹ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ ص ۶۶ تا ۶۸

۲۰ دیکھئے:

http://www.muslimuzbekistan.com/eng /ennews/2005/05/ennews01052005a1.html

۲۱ ایضاً

۲۲ ایضاً

۲۳ ڈاکٹر غازی عنایۃ کا مضمون "امثلۃ علی بعض المتقولین علی القرآن" بحوالہ:

www.balagh.com/mosoa/quran/7zOtb5pi.htm

۲۴ القرآن الحکیم: ابراہیم: ۱۸

۲۵ امریکی قرآن (الفرقان الحق): سورۃ الثالوث/ ۱۸

۲۶ القرآن الحکیم: آلِ عمران: ۱۱۹، ۱۲۰

۲۷ امریکی قرآن (الفرقان الحق): سورۃ الخاتم: ۱

۲۸ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ ص ۷۳......

مزید دیکھئے: (http://writeres.alriyadh.com.sa

۲۹ القرآن الحکیم: النساء: ۸۲

۳۰ امریکی قرآن (الفرقان الحق): سورۃ انبیاء

۳۱ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ ص ۷۶

۳۲ جریدۃ الاسبوع الاثنین: 06/12/2004، عدد 403، مصر

۳۳ ایضاً

۳۴ عقیدتی الثلثاء، ۲۹ ذوالحجہ/ ۸ فروری ۲۰۰۵ء، عدد ۶۲۷

۳۵ الحیاۃ الوسط: 26/04/2004

۳۶ ایضاً

۳۷ ایضاً

۳۸ دیکھئے: http://www.alheweny.com/iftra2_5.HTM

۳۹ القرآن الامریکی۔ اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین۔ ص ۱۷۳

۴۰ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: جریدۃ الوفد: الاثنین: ۳۱ جنوری ۲۰۰۵ء......

مزید دیکھئے: http://www.alwafd.org/front/index.php

۴۱ دیکھئے: http://www.alheweny.com/index21